کتابخانہ میر محمد اسحاق صاحب حفاظت حیفانت
دار الانوار

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ

بدر

ایڈیٹر میر قاسم علی ایم اے

قادیان

تاریخہائے اشاعت ہر انگریزی ماہ کی ۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

جلد ۲۱ | قادیان دار الامان مورخہ ۲۵ جمادی الاوّل ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۴ اگست ۱۹۳۶ء | نمبر ۱۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیمار دانت

مسوڑوں کا خون زہریلا سانپ ہے

پائیریا کے جراثیم کو ہلاک کرنیوالی ادویات۔ دانتوں میں درد ہو۔ ماس خوردہ مسوڑوں سے خون آتا ہے۔ دانت ہلتے ہیں بدبو آتی ہے۔ ہاضمہ خراب رہتا ہے۔ دانتوں کی تمام بیماریوں کے لئے اکسیر کا حکم رکھنے والی ادویات۔ پائیرس پوڈر ۱ع ۲۔ کیمیکل پائیرس لوشن امریکن گمز پلز استعمال کریں۔ ہلتے دانت جم جائیں گے۔ مسوڑوں کی نسیں مضبوط ہو جائیں گی۔ دانتوں کا کیڑا مر جائے گا۔ دانت موتی کی طرح چمک جائیں گے۔ ہر چہار ادویات کی قیمت ۰-۰-۲ علاوہ محصول ڈاک۔

لال بوٹی

قوت مردمی جریان احتلام کا درست علاج

آپ نے بڑے بڑے قیمتی نسخے استعمال کئے ہوں گے ذرا لال بوٹی کے چند قطرے دو ہفتہ استعمال کر کے قدرت کا تماشا دیکھیں۔ بوڑھوں عمر رسیدوں کے لئے ایک نایاب تحفہ ہے۔ وہ جوان جنہوں نے اپنی قوت کو مختلف طریقوں سے ضائع کر دیا ہو۔ استعمال کریں دوائی منگواتے وقت اپنے حالات لکھیں۔ خط صیغہ راز میں رہیگے بیس سالہ جوان کی قوت پیدا ہو گی۔ دو سیر دودھ اور خوب مکھن کھا کر ہضم کر لو گے۔

قیمت فی شیشی کلاں صرف ایک روپیہ

لال امرت

سو بیماری کا ایک علاج

حکمائے زمانہ کی آواز! کہ لال امرت ہر گھر میں موجود ہونا چاہیئے۔ پیٹ درد خواہ کیسا ہی ہو۔ سول لگا ہوا ہو۔ ۲ قطرے سے آرام ہو گا۔ آج کل ہیضہ کے موسم میں اس سے غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ دانتوں میں درد ہے۔ ذرا سا روئی سے لگاؤ۔ درد کافور۔ آلت تناسل کے پٹھے کمزور۔ نسیں ڈھیلی ہو گئی ہیں۔ ایک تولہ تلی کے تیل میں ۲۰ قطرے ملا لو۔ شاہی طلا تیار ہے۔ باقی حالات ترکیب کے ہمراہ روانہ ہوں گے

نہایت اکسیر چیز ہے

قیمت فی شیشی کلاں صرف بارہ آنے ۱۲؍

ڈاکٹر الف خاں احمدی حکیم حاذق ماہر امراض دندان جالندھر چھاؤنی (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشاعرہ

۱۴ اگست ۱۳۳۶ ہش کو ایک نام مشاعرہ زیر اہتمام ماسٹر علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی ٹی تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں جو ۹ بجے شب کے منعقد ہوئی تھی۔ اس میں اکثر احباب نے اپنی اپنی نظمیں سنائیں۔ ان میں سے بعض کو فاروق میں شائع کیا جائے گا۔ آج مکرمی قاضی ظہور الدین صاحب اکمل ایڈیٹر رسالہ ریویو و مصباح کی نظم نقل کی جاتی ہے۔ احباب دلچسپی سے اس کو پڑھیں گے۔ (ایڈیٹر)

تو مسیحا کے گھرانے کا بڑا سردار ہو

مسلمِ خوابیدہ اٹھ۔ اٹھ کر ذرا ہو شیار ہو
ہاتھ منہ دھو کر خدا کے واسطے تیار ہو

میری چشموں سے رواں رہتے ہیں چشمے رات دن
تیرے مولیٰ کی زمیں میں شرک و بدعت کا ہو زور

سیّدِ عالم سے ہوں منسوب دنیا کے عیوب
جس امانت کا تو حامل ہے لٹی جاتی ہے وہ

گلشنِ اسلام کے پودوں کو بھیڑیں چر گئیں
وہ رسالہ کیوں ظفر یاب اپنے دشمن پر نہ ہو

ہاتھ میں قرآن کی شمشیر لے کر تو نکل
سب سے بڑھ کر تیرا دشمن ہے یہی نفسِ پلید

احمدِ مرسل کا روحانی علَم دنیا میں گاڑ
بادشاہ اک تیرے کپڑوں سے ڈھونڈیں برکتیں

سوز ایسا ہو کہ شمعِ محفلِ اعدا ہو تو
آہ ایسی ہو کہ نخلِ بوستانِ دیں بنے

اٹھ کہ تیرے بیٹھ جانے میں سراسر ہے زیاں
تو اسی دنیا میں دیکھے جنت الفردوس کو

حیف ہے آتا نہ ہو وحی الٰہی پر یقیں
اچھی صورت یعنی اک۔ مٹی کی مورت۔ کیا کریں

ساری دنیا اپنے اپنے شغل میں ہو منہمک
کام اکمل کا طوافِ کوچۂ دلدار ہو

خانماں برباد ہو کر نیند سے کیوں پیار ہو
کسل و غفلت چھوڑ کر آمادۂ پیکار ہو

ان سے لے پانی اگر پانی تجھے درکار ہو
اور تو اس طرح مستِ بادۂ پندار ہو

اور تو غافل رہینِ خانۂ خمار ہو
اٹھ سنبھل جلدی مبادا غلبۂ اغیار ہو

دیکھ یہ سستی نہیں اچھی ذرا ہو شیار ہو
احمدِ والا حشم جس کا علَم بردار ہو

اور ہر باطل کے سر پر اس کا پیہم وار ہو
اس قریٰ کی ہلاکت کے لئے تیار ہو

ہم جدھر دیکھیں ادھر توحید کا دربار ہو
تو مسیحا کے گھرانے کا بڑا سردار ہو

درد اتنا ہو کہ آخر کار بیڑا پار ہو
اسکی ہر اک شاخ میوہ دار پُر اثمار ہو

چل کہ تیرے چلنے سے جاری یہ کاروبار ہو
یعنی جو مصداق تجری تحتہا الانہار ہو

اور اس سے معتبر ریوڑ کا کوئی تار ہو
چاہیئے انسان خوش گفتار۔ خوش کردار ہو

ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ پنجاب اسمبلی کے ممبران کے انتخاب میں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب تحصیل بٹالہ کے دیہاتی حلقہ کی طرف سے بطور امیدوار کھڑے ہوں گے۔ تمام احباب کو جن کا اس حلقہ میں اثر ہو۔ اپنے اثر اور رسوخ کو صاحبزادہ صاحب موصوف کی کامیابی کے لئے استعمال کرنا چاہیئے

ناظر امور خارجہ

مطبوعات ابو الفضل

کشتی نوح۔ جیبی سائز مع فوٹو فی جلد ۱۹۲ صفحات	۰ر
" " مجلد	۱ر۲ر۳ر
" " کتابی سائز ۱۴۴ صفحات	۱ر
درثمین مع دو فوٹو مجلد ۱۶۶ صفحات	۱ر
" اعلیٰ کاغذ و اعلیٰ جلد ۱۶۶ "	۲ر
" آرٹ پیپر پر اکوئی جلد سنہری ۱۶۶ صفحات	۳ر
ضرورت الامام۔ ۸۸ صفحات	۱ر
" مجلد "	۲ر
تحفہ پرنس آف ویلز چھپ رہا ہے	۲ر
ٹیچنگ آف اسلام انگریزی مجلد ۱۸۲ صفحات	۵ر
" " ولایتی سفید کاغذ	۸ر
" " انشاک پیپر	عصر
پارہ عمّ ۴۰ صفحات	—ر
نماز ایک پیسہ میں دو عدد ۱۶ صفحات ...	—ر
پیغام احمدیت۔ انگریزی ۴۸ "	۱ر
پیغام صلح انگریزی	۱ر

علاوہ ازیں اور مختلف چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ اور خطبات حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بغرض تبلیغ موجود ہیں۔

کا

ملنے کا پتہ

ابو الفضل محمود۔ محلہ دار الرحمت قادیان (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

جلد ۲۱ قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ اگست سنہ ۱۹۳۶ء نمبر ۱۸

اظہار الدین علی المخالفین

(۳)

گذشتہ دو نمبروں میں ہم نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ کارنامے جو دین اسلام کو بذریعہ دلائل دیگر مذاہب پر غالب کرنے کے لئے حضور ممدوح نے بغرض اتمام حجت شائع کئے تھے۔ نقل کر چکے ہیں۔ آج ایک اور طریق سے اظہار الدین علی المخالفین کا ہم ثبوت نقل کرتے ہیں۔

سنہ ۱۸۹۴ء میں عالیجناب مسیح موعود علیہ السلام نے بمقابل پادری عماد الدین صاحب و دیگر عیسائی مدعیان علم و فضل ایک کتاب نور الحق بزبان عربی تصنیف فرما کر شائع کی۔ جس میں تمام عیسائیوں کو جو عربی دانی کے مدعی اور قرآن مجید پر معترض اور اسلام پر حملہ آور ہوتے تھے۔ **مبلغ پانچ ہزار روپیہ** انعام دینے کا وعدہ کیا۔ اور اس انعام کے متعلق واقعہ ۱۷ مارچ سنہ ۱۸۹۴ء کو ایک اشتہار "معیار الاخیار والاشرار" بمقابلہ عماد الدین و دیگر پادری صاحبان طبع کر کے مشتہر فرمایا جس کا اقتباس حسب ذیل ہے۔

"واضح ہو کہ پادری عماد الدین صاحب کو ہمیشہ یہ دعوے ہے۔ کہ قرآن شریف بلیغ فصیح کلام نہیں ہے۔ بلکہ ادنےٰ فصاحت بلاغت کے درجہ سے بھی گرا ہوا ہے۔ پادری صاحب موصوف کی کتابوں کو دیکھنے والے اس بات کی گواہی دے سکتے ہیں۔ کہ انہوں نے اپنی تحریرات میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی کس قدر توہین کی ہے کیا کوئی گالی ہے جو نہیں دی۔ کیا کوئی ٹھٹھا ہے جو نہیں کیا۔ کیا کوئی دل آزار کلمہ ہے جو ان کے منہ سے نہیں نکلا۔ سب کچھ کیا۔ لیکن گورنمنٹ انگریزی کی وفادار رعایا اہل اسلام گورنمنٹ کے منہ کے لئے اور اس کے احسانوں کو یاد کر کے آج تک صبر کرتی رہی اور کریگے۔ اب ان دنوں پادری صاحب نے ایک اور کتاب نکالی ہے۔ جس کا نام نور الحق رکھا ہے۔ اس میں بھی قرآن شریف کی فصاحت پر ٹھٹھا کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ اس کا اتارنے والا روح القدس نہیں۔ بلکہ ایک **شیطان** ہے۔ اور ایک رسالہ انہوں نے ان دنوں امریکہ کے جلسہ نمائش مذہبی میں بھیجا ہے۔ اس میں دعوے ہے کہ اسلام کے عمدہ عمدہ مولوی سب عیسائی مذہب میں داخل ہو گئے ہیں۔ اور ایک لمبی فہرست اون مولویوں کی بغرض ثبوت دعوی پیش کی ہے۔ جنھوں نے عیسائی دین قبول کر لیا ہے۔ مگر افسوس یہ رسالہ مؤلف نے میری طرف نہیں بھیجا۔ صرف چند روز سے میں نے اطلاع پائی ہے۔ سو میں نے سوچا۔ کہ اس طوفان کا بہت جلد جواب دینا ضروری ہے اس لئے میں نے ان دنوں ایک رسالہ عربی میں لکھا ہے۔ جس کا نام نور الحق رکھا ہے اس رسالہ میں کچھ فضائل قرآن شریف۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے اور بعض اعتراضات تو زین الاقوال کا رد ہے۔ اور بین السطور میں اردو ترجمہ ہے۔ یہ رسالہ محض پادری عماد الدین کی عربی دانی اور مولویت کے آزمانے کے لئے اور نیز ان کے دوسرے مولویوں کے پرکھنے کے لئے تالیف کیا ہے اگر پادری عماد الدین اور ان کے دوسرے دوست حقیقت میں مولوی ہیں۔ تو انکو چاہیئے کہ خواہ جدا جدا خواہ اکٹھے ہو کر اس رسالہ کا جواب ویسی ہی عربی بلیغ فصیح میں لکھیں۔ جس طرح پر یہ رسالہ لکھا گیا ہے۔ اگر انہوں نے عرصہ دو ماہ تک ہمارے رسالہ کی اشاعت سے ایسا کر دکھایا اور خود گورنمنٹ کی منصفی سے یا اگر گورنمنٹ منظور نہ کرے۔ تو برضا مندی طرفین منصف مقرر ہو کر ثابت ہو گیا۔ کہ ہمارے رسالہ کے مقابل پر ان کا رسالہ نظم و نثر میں قدم بہ قدم ہے۔ تو پانچہزار روپیہ نقد ان کو اسی وقت بلا توقف بطور **انعام** دیا جائے گا۔ جو کسی بنک میں یا دوسری جگہ اول جمع کرا دیا جائے گا۔ اگر ہم (اطلاع آنے پر) تین ہفتہ تک روپیہ جمع نہ کرا دیں تو ہمارے کاذب ہونے کے لئے اسی قدر کافی ہو گا۔ لیکن اگر پادری عماد الدین صاحب اور ان کی تمام جماعت جو مولوی اور فاضل کہلاتی ہے جواب نہ دے سکیں۔ اور عاجز آجائیں۔ تو نہ ہم ان سے کچھ مانگتے ہیں نہ گالیاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لکاتے ہیں۔ صرف مہربان گورنمنٹ سے فریاد کرتے ہیں کہ آئندہ ان نادان دشمنوں کو قرآن شریف کی فصاحت بلاغت پر نکتہ چینی سے سخت ممانعت فرمائی جاوے

یہ بھی یاد رہے۔ کہ چار دفعہ مجھے منجانب اللہ رویا اور الہام کے ذریعہ سے بشارت مل چکی ہے۔ کہ عیسائی ہرگز اس رسالہ کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ اور ذلت کے ساتھ خاموش رہ جائیں گے۔ پس اگر اور نہیں تو اس پیشگوئی کو ہی جھوٹی کر کے دکھلا دیں مگر یقیناً یاد رکھیں کہ پیشگوئی سچی نکلے گی۔ اور ان کے خدا اور روح القدس کی کمزوری ایسی ثابت ہو جائے گی کہ سب خدائی سر دپڑ جائیگی" ملخصاً بلفظہ الشریف

یہ خلاصہ ہے صرف اوس اشتہار کا جو نور الحق حصہ سوم کے متعلق مصنف ممدوح نے شائع فرمایا تھا۔ اب ذرا خدا ترس دل سے سوچو! کہ اس طریق پر کسی صوفی کسی مولوی کسی گدی نشین کسی وہابی کسی محب اہل بیت کسی مقلد غیر مقلد کسی زاہد کسی عابد کسی اہل فقہ کسی اہل حدیث کسی مفسر کسی محدث نے عیسائیوں پر اتمام حجت کی؟ کوئی اس غیرت اور حمیت اسلامی کے ساتھ اٹھا۔ کبھی ان کفیرین منکرین مکذبین گندم نما جو فروشوں حجرہ و حجلہ نشینوں شکم پرستوں جیب کتروں میں سے کسی کو یہ توفیق ملی۔ کہ مال صرف کر کے وقت صرف کر کے تحدی اور یقین کے ساتھ مذاہب باطلہ پر ٹوٹ پڑا ہو؟ بڑے بڑے جبہ پوش عمامہ بند دستار فضیلت کے مدعی ٹخنہ کٹے ریشائیل ان حربوں اور ہتھیاروں کے ساتھ دشمن پر کبھی حملہ آور ہوئے؟ ہرگز نہیں۔ کبھی نہیں۔ خواب میں بھی نہیں خیال میں بھی نہیں۔ اگر میں غلط کہتا ہوں۔ تو نظیر پیش کرو۔ ورنہ خدا سے ڈرو۔

پھر یہ بھی بتاؤ۔ کہ جس شخص کو یہ علماء حال بدنام کنندہ نکونامے چند کسی شامت اعمالی اور خود غرضی سے اپنی قلموں اور زبانوں سے کاذب۔ مفتری علے اللہ مکار۔ دوکاندار۔ دشمن اسلام۔ دشمن رسول۔ دجال ضال۔ کافر۔ اکفر وغیرہ وغیرہ معاذ اللہ لکھتے اور کہتے ہیں۔

کیا ان کی اصطلاح میں جو شخص دین اسلام اور کتاب اسلام اور خدا اسلام اور رسول اسلام پر اس طرح فدا ہو اور ایسی غیرت دین کے لئے رکھتا ہو کہ دشمنان دین مخالفین شرع متین کے مقابلہ میں چین سے بیٹھنا اور اعتراضات کو سنکر خاموش ہو جانا حرام جانتا ہو۔ وہ دجال وغیرہ نام ہی پایا کرتا ہے؟ دیکھو اسی اشتہار کی پیشانی پر ولاتنوں کا اکفر لکھتا ہے کہ

رہبر ما سید ما مصطفےٰ است ∴ آنکہ ندیدست نظیرش سروش
دشمن دیں حملہ برو میکند ∴ حیف بود گر بنشینم خموش
آن نہ مسلمان بتر از کافرست ∴ کش نہ بود از پئے آں پاک جوش
جاں شود اندرہ پاکش فدا ∴ مژدہ ہمیں است گر آید بگوش

ایسے ایمان و جوش والے انسان کو بارگاہ ملایاں حال سے کیا یہی خلعت دجالی ملا کرتا ہے؟ مگر وہ بیچارے بھی کیا کریں خدا کا راستباز برگزیدہ تو مثل آئینہ کے ہوتا ہے۔ اس آئینہ میں ہر شخص اپنا منہ ہی دیکھتا ہے۔ جیسے یہ تھے ویسا ہی ان کو نظر آیا۔ اور ان خدا کے مارون رسول کے پیشکاروں کے گھروں میں سوائے کفر کے اسلام کا تو نام بھی نہیں۔ پھر یہ اگر کسی کو کچھ دینگے تو وہی دینگے جو ان کی ملکیت ہے۔ اور جو ان کے پاس ہے۔ تف بر ایں ہمہ مدعیان کفر و تکفیر۔

اس کے بعد یہ بھی بتلاؤ کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی یہ پیشگوئی سچی ہوئی یا نہیں۔ جو نہایت غیرت دلانے والے الفاظ میں عیسائیوں کو مخاطب کر کے اس اشتہار میں درج فرمائی تھی کہ "چار دفعہ مجھے منجانب اللہ رویا الہام کے ذریعہ بشارت مل چکی ہے۔ کہ عیسائی ہرگز اس رسالہ کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ اور ذلت کے ساتھ خاموش رہ جائینگے پس اگر اور نہیں تو اس پیشگوئی کو ہی جھوٹی کر کے دکھلا دیں" مولویوں اور صوفیوں مفت خوروں سے ہی پوچھکر بتادو کہ عیسائیوں میں سے کسی نے یہ مقابلہ کیا؟ رسالہ کا جواب دیا؟ اس پیشگوئی کو جھوٹا ثابت کر دکھایا؟ یا حسب پیشگوئی ذلت کے ساتھ خاموش رہ گئے؟ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور اس دعوے پر کہ "یقیناً یاد رکھیں کہ پیشگوئی سچی نکلیگی۔ اور آپ کے خدا اور روح القدس کی کمزوری ایسی ثابت ہو جائیگی۔ کہ سب خدائی سر دپڑ جائیگی"۔ خاموش رہ کر مہر کر دی؟ ہم بآواز بلند کہتے ہیں۔ کہ بیشک عیسائی گروہ مع اپنے معاونین کے اس مقابلہ سے عاجز آیا اور محمدؐ کا غلام صادق نکلا۔ کسی عیسائی نے ادھر رخ بھی نہ کیا۔ کوئی ہے جو اس صداقت کو خدا سے ڈر کر محض خدا کے لئے قبول کر کے شہادت حقہ ادا کرے؟ یا کوئی ہے جو اس صداقت کا انکار عیسائیوں کی طرف سے مقابلہ کا ثبوت دے کر پیش کرے؟ کوئی نہیں! باوجود اس صریح اعجاز کے باوجود ایسی سچی پیشگوئی کے پورا ہونے کے باوجود **غلام احمدؐ** علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فدایت اسلام کے پھر بھی کوئی نہ مانے تو اس کا حساب خدا سے ہے ؎

منکر ڈر اس خدا سے جو ذو الانتقام ہے ∴ مرسل مسیح حضرت خیر الانام ہے

عیسائی مشن!
تحریف و الحاق بائیبل پر مزید شہادتیں
نمبر ۲

(شیخ عبد القادر قادیانی احمدی از لائل پور)

کچھ عرصہ ہوا۔ کہ فاروق کی ایک گذشتہ اشاعت میں میرا ایک مضمون بعنوان "تحریف و الحاق بائیبل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر سات نئی شہادتیں شائع ہوئی تھا جس میں میں نے مشتے از خروارے عاید مسیحی دین کی کارستانی کے چند نئے نمونے ہدیہ ناظرین کرتے ہوئے یہ ثابت کیا کہ اناجیل مروجہ جو کہ بزعم نصاریٰ الٰہی کلام ہیں۔ تحریف و تبدل جعل و الحاق اور انسانی کلام کی بوئی سے پُر ہیں۔ اور صرف فی زمانہ ہی نہیں۔ بلکہ ہر زمانہ میں یہ کتب انسانی دستبرد کا تختہ مشق بنی رہی ہیں۔ یہاں تک کہ اب بھی آئے دن اناجیل میں کچھ خود ساختہ اور من مانی آیات بڑھائی اور گھٹائی جاتی ہیں۔ اور یہ سلسلۂ تحریف و الحاق کا ثابت کرتا ہے۔ کہ مروجہ اناجیل اربعہ الٰہی کلام نہیں۔ بلکہ انسانی دست تصرف کا ایک کرشمہ۔ بشری دماغ کا افترا اور اس کے اپنے خیالات کا پرتو خلاکہ ہے۔ القصہ اناجیل کا تحریف و تبدل اور جعل و الحاق سے پُر ہونا۔ اس کے الٰہی کلام ہونے میں سدِ راہ ہے۔ کیونکہ یہ کتب بوجہ غیر محفوظ عن التحریف رہنے کے پایۂ اعتبار سے گر چکی ہیں۔ اور بایں صورت ہم ہرگز تمیز نہیں کر سکتے۔ کہ کونسی آیت الہامی اور کونسی کسی مسیحی دینداری کی کارستانی کا نتیجہ ہے۔

"آمدم بر سر مطلب"

آج اس نمبر میں بھی اس پر مزید روشنی ڈالی جاتی ہے۔ اور مسیحی جعل و الحاق کی چند اور شہادتیں ہدیہ ناظرین کی جاتی ہیں۔ جن سے کہ روز روشن کی طرح اظہر ہو جائیگا۔ کہ نصاریٰ نے کس طرح خلق خدا کو دھوکا دینے کے لئے ان آیات کو جو کہ مدت مدید سے بائبل میں موجود چلی آتی تھیں۔ یا تو اب بالکل نکال دیا یا کچھ جس طرح چاہا موم کے ناک کی طرح اپنے مزعومہ عقائد باطلہ کے مطابق توڑ موڑ لیا۔ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ

شہادت اوّل۔ صلیب کے موقعہ پر مسیح علیہ السّلام کے کپڑے اتار لئے جاتے ہیں۔ اور ان پر قرعہ ڈالا جاتا ہے۔ چنانچہ اس واقعہ کو درج کرنے کے بعد انجیل نویس لکھتا ہے "کہ تا جو نبی نے کہا تھا۔ پورا ہو کہ انہوں نے میرے لباس آپس میں بانٹ لئے۔ اور میرے لباس پر قرعہ ڈالا" متی ۲۷/۳۵ مطبوعہ ۱۸۷۰ء لیکن اس وقت میرے سامنے ۱۹۰۸ء کی ایک اور بائبل موجود ہے۔ اس میں یہ تمام کی تمام عبارت کالعدم ہے۔ جو کہ صراحتاً نصاریٰ کی خیانت پر دال ہے۔

شہادت دوم۔ جب پولوس رسول کو یہودی گرفتار کرتے ہیں۔ تو حنیا سردار حاکم کے آگے نالش کرتے ہوئے بالآخر کہتا ہے۔

"اور ہم نے چاہا۔ کہ اپنی شریعت کے مطابق اس کی عدالت کریں۔ "پر لیسس" سردار آ کے بڑی زبردستی کے ساتھ ہمارے ہاتھوں سے چھین لے گیا۔ اور اس کے مدعیوں کو حکم دیا۔ کہ وہ تیرے پاس جائیں"

(اعمال ۲۴/۶ مطبوعہ ۱۸۷۰ء) لیکن یہ الفاظ تمام و کمال اب نئی انجیل کے اعمال میں مفقود ہیں۔ اور پھر طرفہ یہ کہ آیت ۶ کے آگے ۸ نمبر ڈال دیا گیا۔

شہادت سوم۔ رومیوں ۱۶/۲۴ مطبوعہ ۱۸۷۰ء (پرانی انجیل کے الفاظ) "اور ہمارے خداوند کا فضل تم سب کے ساتھ رہے۔ آمین"

لیکن نئے طبع شدہ نسخوں میں سے اس آیت کو تلاش کرتے ہیں۔ تو بے سود۔ اور سوائے اس کے اور کچھ نہیں پاتے کہ نامہ رومیاں کے ۱۶ باب کی آیت ۲۴ غائب ہے۔ اور آیت ۲۳ کے آگے ۲۵ نمبر ڈال دیا گیا۔

شہادت چہارم۔ اعمال ۸/۳۷ مطبوعہ ۱۸۷۰ء۔ فلپوس نے کہا کہ اگر تو اپنے تمام دل سے ایمان لاتا ہے۔ تو روا ہے۔ اس نے جواب میں کہا کہ میں ایمان لاتا ہوں۔ کہ یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہے" یہ تمام کی تمام عبارت جس کو کہ ہمیشہ عیسائی انبیت کی ایک دلیل گردانتے چلے آئے۔ موجودہ انجیل کے اعمال میں غائب ہے۔ پس اب لا محالہ یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ متذکرۃ الصدر آیت کسی مسیحی دیندار کے دست تصرف کا کرشمہ ہے نہ کہ اصالتاً پولوس رسول کے الفاظ

شہادت پنجم۔ اعمال ۲۸/۲۹ (پرانی انجیل کے الفاظ) "جب اُس نے یہ کہا تو یہودی آپس میں بہت بحث کرتے چلے گئے" یہ مختصر سی آیت بھی نصاریٰ نے جدید نسخوں میں سے نکالدی ہے۔ اور آیت ۲۸ کے آگے ۳۰ نمبر ڈال کر اپنی خیانت کا پورا ثبوت دیا۔

شہادت ششم۔ یہوداہ ۱/۲۵

"جو خدائے واحد حکیم اور ہمارا بچانے والا ہے جلال اور حشمت اور قدرت اور اختیار اسے ابد تک ہووے" (مطبوعہ ۱۸۷۰ء) لیکن ذرا لگے ہاتھ نئی انجیل کے الفاظ بھی ملاحظہ ہوں۔ "اس خدائے واحد کا جو ہمارا منجی ہے جلال اور عظمت اور سلطنت اور اختیار ہمارے خدا وند یسوع مسیح کے وسیلے سے جیسا کہ ازل سے ہے اب بھی ہو۔ اور ابدالآباد رہے آمین"

(یہوداہ ۱/۲۵ مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

ان دونوں قدیم اور جدید آیتوں کا اختلاف ظاہر و باہر ہے۔ یعنی جلی الفاظ جو کہ پرانی انجیل میں تو موجود نہیں ہیں۔ لیکن اس انجیل میں صرف اس لئے شامل کئے گئے کہ "یسوع مسیح" کو صاحب اختیار اور ازلی ثابت کیا جاوے۔ شیم۔ شیم۔ شیم

شہادت ہفتم۔ لوقا ۲۳/۳۸ مطبوعہ ۱۸۷۰ء میں لکھا ہے اور اسکے (مسیح) کے اوپر یونانی۔ رومی اور عبرانی میں یہ نوشتہ لکھا ہوا تھا کہ یہ یہودیوں کا بادشاہ ہے" مگر موجودہ انجیل صرف اتنے الفاظ پیش کرتی ہے اور ایک نوشتہ بھی اسکے اوپر لگایا گیا تھا کہ یہ یہودیوں کا بادشاہ ہے" (لوقا ۲۳/۳۸ مطبوعہ ۱۹۰۸ء) گویا کہ یونانی رومی اور عبرانی میں" کے الفاظ مابعد طبع شدہ انجیل لوقا سے غائب ہیں۔

شہادت ہشتم۔ مرقس ۹/۲۹ پرانی انجیل کے الفاظ "یہ جنس دعا اور روزہ کے بغیر کسی اور طرح سے نہیں نکل سکتی" لیکن موجودہ انجیل مرقس میں روزہ کا لفظ اڑا دیا گیا ہے۔ اور وہ صرف اس لئے کہ بقول پولوس رسول شریعت تو ہوئی لعنت۔ یعنی مسیح نے آکر شریعت کی تمام پابندیوں اور بندھنوں سے نجات دلوائی۔ تو پھر روزہ رکھنے کے کیا معنی۔ لیکن برخلاف اس کے اس آیت میں "روزہ" رکھنے کی تاکید موجود تھی۔ اس لئے اس لانیحل اعتراض سے بچنے کے لئے روزہ کا لفظ اڑا دیا گیا۔ نوٹ۔ اور پھر طرفہ یہ کہ مرقس کی انجیل سے تو روزہ لفظ اڑایا۔ لیکن متی کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انجیل میں متذکرۃ الصدر ساری آیت ہی اڑا دی گئی ہے (دیکھو انجیل متی ۱۷/۲۱) اور آیت ۲۰ کے آگے ۲۲ نمبر ڈال دیا گیا۔

شہادت نہم۔ کتاب رومیوں باب ۱۴ آیت ۱۵ مطبوعہ ۱۸۷۰ء میں لکھا تھا۔ کہ "تو کس لئے اپنے بھائی پر عیب لگاتا ہے۔ تو کس لئے اپنے بھائی کو ناچیز جانتا ہے۔ کیونکہ ہم سب مسیح کے تخت عدالت کے آگے حاضر کئے جائیں گے۔" مدت مدید سے تو یہ آیت بڑے کرّ و فر اور شد و مد سے اس ثبوت میں پیش کی جاتی رہی۔ کہ تمام دنیا و مافیہا کی عدالت مسیح ہی کرینگے۔ مگر آخر جھوٹ کیونکر مخفی رہتا چنانچہ محققین کے بار بار توجہ دلانے سے اب نئے اڈیشن میں بچاروں کو اس آیت میں "مسیح" کا لفظ اڑا کر خدا کہنا پڑا۔ اس لئے موجودہ نامہ رومیاں میں متذکرہ الفاظ کی بجائے یوں ہو گیا "کہ ہم سب خدا کے تخت عدالت کے آگے حاضر کئے جائیں گے۔" دیکھئے بائیبل مطبوعہ ۱۹۰۸ء۔ کہاں مسیح کے تخت عدالت کے آگے۔ اور کہاں اب خدائے باپ کے تخت عدالت کے آگے کھڑے کئے جائیں گے۔ یہاں تو معاملہ ہی پلٹ گیا۔

شہادت دہم۔ تمط ۱۶/۳ "خدا جسم میں ظاہر ہوا۔ روح سے راست ٹھہرا۔ فرشتوں کو نظر آیا۔" یہ عبارت ہمیشہ سے عیسائیوں کی طرف سے یسوع کی الوہیت کے ثبوت میں پیش کی جاتی رہی کیونکہ صاف لکھا ہے کہ خدا مسیح کی شکل و صورت میں جسم میں ظاہر ہوا۔" مگر خدا کا شکر کہ صدیوں کا جعل اس زمانہ میں آکر کھل ہی گیا۔ اور موجودہ نسخوں میں یوں کر دیا گیا "اور بالاتفاق دینداری کا بڑا بھید کہ وہ جسم میں ظاہر ہوا۔ (یعنی مسیح)..... غیر قوموں میں اس کی منادی ہوئی۔ اور دنیا اس پر ایمان لائی۔ اور جلال میں اوپر اٹھایا گیا۔"

اب دیکھئے معاملہ صاف ہے۔ کیونکہ اس فقرہ سے سوائے اس کے اور کچھ ثابت نہیں ہوتا ہے۔ کہ مسیح علیہ السلام جسم رکھتے تھے۔ جس سے کہ کسی کو بھی انکار نہیں۔ نوٹ۔ ۱۸۷۰ء کے پہلے کی بائبلوں میں تو خدا جسم میں ظاہر ہوا کے ہی الفاظ موجود ہیں۔ لیکن ۱۸۷۰ء کی بائبل میں "خدا جسم میں ظاہر ہوا کے الفاظ کے حاشیہ میں لکھا ہے "یا وہ" (یعنی مسیح) لیکن پھر بھی محققین نے چین نہ لینے دیا اور آخر بصد حسرت اس حاشیہ کو اصل متن میں شامل کرنا پڑا۔ اور ثابت کر دیا۔ کہ پہلے کی عبارت "یعنی خدا جسم میں ظاہر ہوا۔ محرف و متبدل تھی نہ کہ اصل نسخہ کے الفاظ۔

شہادت یازدہم۔ مکاشفہ ۱۳/۱۸ (پرانی انجیل کے الفاظ) "اس حیوان کا عدد گن لے۔ کیونکہ وہ انسان کا عدد ہے۔ اور اس کا عدد چھ سو چھیاسٹھ ہے۔" مگر اس وقت میرے پاس ۱۹۰۸ء کی انجیل موجود ہے۔ اس میں اس آیت کا آخری حصہ "کہ اس کا عدد چھ سو چھیاسٹھ ہے" غائب ہے۔ نوٹ یہ تبدیلی صرف ۱۹۰۸ء ہی کی انجیل میں کی گئی تھی۔ مگر پھر بعد کی انجیل میں اس آیت کا آخری حصہ بحال رکھا گیا

شہادت دوازدہم۔ "نسب نامہ مسیح" مرقومہ انجیل متی میں لکھا ہے "اور امون سے یوسیا پیدا ہوا۔ اور یوسیا سے یکونیا اور اس کے بھائی" متی ۱۱/۱ لیکن اس کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ بعضے نسخوں میں یوں ہے۔ کہ یوسیا سے یہویقیم پیدا ہوا اور یہویقیم سے یکونیا وغیرہ" (دیکھو انجیل متی ۱۱/۱ حاشیہ ۱۸۷۰ء۔ پس اب بتایا جائے۔ کہ ان دونوں متخالف نسب ناموں میں سے کس کو صحیح اور کس کو رد کیا جائے۔ اگر موجودہ اناجیل والا درست تسلیم کیا جائے۔ تو حاشیہ والا نسب نامہ کو (جو کہ بعض نسخوں میں موجود ہے) لامحالہ کسی مسیحی دیندار کے دست تصرف کا کرشمہ قرار دینا پڑے گا۔ لیکن قطع نظر اس کے اگر حاشیہ والا صحیح تسلیم کیا جائے تو موجودہ اناجیل کے نسب نامہ کو محرف و متبدل تسلیم کر لیا جائے۔

شہادت سیزدہم۔ مرقس ۱۵/۲۴ پرانی انجیل کے الفاظ "اور تیسرا گھنٹہ تھا کہ انہوں نے اسے صلیب دی۔ اور نالش نامہ جو کہ اس پر لکھا تھا۔ یہ تھا۔ کہ یہ یہودیوں کا بادشاہ ہے" مرقس ۱۵/۲۴ ۱۸۷۰ء مگر اب ذرا نئی انجیل کے الفاظ بھی ملاحظہ ہوں "اور پھر دن چڑھا تھا۔ کہ جب انہوں نے اس کو صلیب پر چڑھایا۔ اور اس کا الزام لکھ کر اس کے اوپر لگا دیا گیا۔ کہ یہودیوں کا بادشاہ" (دیکھو انجیل مرقس ۱۵/۲۴ مطبوعہ ۱۹۰۸ء۔ ان دونوں انجیلوں کا شدید اختلاف اظہر من الشمس ہے۔ کسی حاشیہ آرائی کی ضرورت نہیں۔

شہادت چہاردہم۔ اعمال ۱۵/۳۴ مگر سیلاس نے وہاں رہنا بہتر نہ جانا" لیکن اگر کوئی نو طبع شدہ نسخوں میں اس مختصر سی آیت کو ڈھونڈنا چاہے تو ہرگز کامیاب نہ ہوگا۔ بلکہ آیت ۳۳ کے آگے ۳۵ نمبر ڈال دیا گیا۔

شہادت پانزدہم۔ متی ۱۲/۴۰ انگریزی نسخہ مطبوعہ ۱۸۷۰ء کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔ جن میں تین دن اور تین رات مسیح کا قبر میں رہنا بتایا گیا ہے

Son of man lie three days and three nights in The heart of The earth;"
12 ch. 40 Verse:—

اردو ترجمہ۔ کیونکہ جیسے یونس تین دن اور تین رات مچھلی کے پیٹ میں رہا۔ اسی طرح ابن آدم بھی تین دن اور تین رات زمین کے اندر رہیگا"

لیکن وائے ستیاناس ہو تعصب کا کہ نصاریٰ نے مابعد طبع شدہ نسخہ جات میں "تین دن اور تین رات" کے الفاظ کو بدلا کر اس آیت میں دونوں جگہ اپنی مطلب براری کے لئے تین رات دن کر دیا۔ جس سے کہ ان کی خیانت صراحتاً الم نشرح ہے۔ بے شک عوام کو یہ معمولی سی تحریف نظر آتی ہے۔ لیکن نہیں یہ نصاریٰ کی بڑی بھاری خیانت کا بدیہی ثبوت ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیونکہ اس پیشگوئی کے موافق حضرت مسیح علیہ السلام کو لازم تھا کہ آپ تین دن اور تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) قبر میں رہتے۔ لیکن برخلاف اس کے آپ رہے ایک دن اور دو راتیں۔ چنانچہ اناجیل سے ظاہر ہے کہ جناب یسوع جمعہ کی شام کو قبر میں رکھے گئے۔ اور اتوار کی صبح کو غائب تھے۔ گویا کہ تین دن اور تین رات کسی صورت میں بھی نہ بن سکتے تھے۔ اس لئے اناجیل کو اس لانحل اعتراض سے بچانے کے لئے اور جناب یسوع کی متذکرہ پیشگوئی کو برحق ثابت کرنے کے لئے یہ غیر معمولی تحریف معرض وجود میں لائی گئی۔ اور پھر طرفہ یہ کہ جس کتاب کا حوالہ دیا گیا۔ (یعنی یونہ نبی کی کتاب) اس کو بھی صراحتاً بدل دیا گیا۔ چنانچہ موجودہ یونہ کی کتاب میں یونس کے قصہ کے دوران میں لکھا ہے "اور یونہ تین دن رات مچھلی کے پیٹ میں رہا الخ یوناہ ۱/۱۷ مطبوعہ ۱۹۰۸ء۔ لیکن اس کے قبل کی اسی انگریزی بائیبل میں (جس کا اوپر حوالہ دیا جا چکا ہے) کے الفاظ بھی ملاحظہ ہوں۔ لکھا ہے۔

"Now the Lord had prepared a great fish to swallow up Jonah, and Jonah was in the belly of the fish three days and three nights. Jonah, ch. 17 Verse.

ترجمہ۔ "پر خداوند نے ایک بڑی مچھلی مقرر کر رکھی تھی۔ کہ یونا تین دن اور تین رات مچھلی کے پیٹ میں رہا" گویا کہ صاف ظاہر ہے یونس نبی تین دن اور تین رات مچھلی کے پیٹ میں رہا تھا۔ اور مسیح نے بھی اسی مدت کو اپنے ساتھ پیش آنے والے واقعہ سے مماثلت دی جس کا کہ لازمی نتیجہ تھا۔ کہ جناب بھی تین دن اور تین راتیں قبر میں گذارتے۔ لیکن بروئے انجیل واقعات اس کے خلاف تھے۔ لہٰذا ان دونوں کتابوں یعنی یونس نبی کی کتاب اور انجیل متی میں تحریف کر دیگئی۔

مُراسلات

تھوڑے سرمایہ سے بڑے منافع کی تجارت

مکرمی قبلہ جناب ایڈیٹر صاحب الفاروق دام الطافہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مزاج شریف

عرض خدمت ہے۔ کہ میں نے ایک سلائی کی مشین (ساختہ جرمنی) کے سول ایجنٹ سے (جس کے پاس تمام ہندوستان کی ایجنسی ہے) مشین مذکورہ کی پنجاب بھر میں ایجنسیاں قائم کرنے کے لئے ملازمت اختیار کی ہے۔ مشین مذکورہ ہر لحاظ سے عمدہ اور مضبوط پائیدار ہے۔ بازار میں نقد فروخت ہو رہی ہے۔

اس سلسلہ میں میری یہ خواہش ہے کہ سب سے اول اپنی جماعت کے ان احباب سے تبادلہ خیالات کروں جو کہ تجارتی اور کاروباری لائن یعنی مستری کلاتھ مرچنٹ۔ درزی وغیرہ وغیرہ کاموں میں حصہ لے رہے ہوں۔ یا وہ دوست جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ان خطبات کا جن میں کہ کاروبار کے لئے بار بار تاکید فرمائی جاتی ہے کا مطالعہ کرنے کے بعد حصہ لینا چاہتے ہوں۔ مشین مذکورہ نقد قیمت پر خریدی جاویگی اور نقد قیمت پر ہی فروخت ہوگی۔ کسی کی ملازمت نہیں نہ کسی کی ماتحتی ہے۔ البتہ سول ایجنٹ کی مقرر کردہ قیمت سے زیادہ قیمت پر فروخت کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اس کے ساتھ ما سوائے سلائی کی مشین کے دوسرا کام کوئی بھی کر سکتے ہیں۔ اس کام میں کسی قسم کے نقصان کی صورت نہیں۔ کیوں کہ اس میں صرف تھوک کے دام سے خرید کر منافعہ پر فروخت کر لینا ہے۔ اور حسب ضرورت مال کو منگوایا جاوے گا۔ یعنی اول میں صرف چار مشین کا آرڈر ہوگا۔ اس کے بعد جیسا جیسا ضرورت پڑے منگواتے رہیں اس صورت سے ہر محنتی آدمی چالیس پچاس روپیہ ماہوار بخوبی بخوشی کما سکتا ہے۔ مجھ کو تو کام کرنا ہی ہے۔ اگر اپنی جماعت میں ایسے آدمی مل جاویں۔ تو کیوں دوسروں کو کام دیا جاوے۔ نیز سول ایجنٹ ایک غیر احمدی ہے۔ (۲) جو دوست اپنے علاقہ میں یا اپنے شہر میں میری اسکیم کے مطابق تھوک کے دام سے مال خرید کر Retail Purchase یعنی سنگر کمپنی کی طرح صرف ایک ہزار روپیہ لگا کر کام کر سکتے ہوں۔ یا خواہشمند ہوں تو میں نہایت معقول اسکیم ان کی خدمت میں پیش کر سکتا ہوں۔ بشرطیکہ کام کرنے کا شوق رکھتے ہوں۔ خدا کے فضل سے چودہ ماہ کے عرصہ میں صرف ۹۴/- کا سرمایہ لگا کر بخوبی کام کر سکتے ہیں۔ میں اسی اسکیم کی کاروباری سلسلہ میں جماعت کی خدمت میں پرزور درخواست کرنا چاہتا ہوں۔ اس زمانہ میں سیونگ مشین کا کام نہایت معقول ہے اتنے منافعہ کا اور کوئی کام نہیں ہے۔ کیونکہ آج اس چیز کی ہر گھر میں ضرورت ہے۔ جو دوست اس کام کو کرنا چاہیں۔ ان کو نقد قیمت کے لئے صرف ۴۰/- کے قریب قریب لگانا پڑے گا۔ بلکہ ۳۵۰/- ہی لگانا ہوگا۔ اس میں تھوک کے نقد دام کا ذکر میں نے مصلحتاً نہیں کیا۔ جو دوست اس کے متعلق مزید معلومات کرنا چاہیں۔ وہ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ مگر جواب کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا ضروری ہوگا۔ اور میں بھی ان دوستوں کو (جو کام کرنا چاہیں گے) ان کی خدمت میں حاضر ہو کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زبانی بھی تمام حالات سے واقفیت کرانے کی کوشش کروں گا۔ کیونکہ اپنے پروگرام کے مطابق ان دوستوں سے ملوں گا۔

اور جو دوست پنجاب کے باہر یعنی ہندوستان کے کسی حصہ کی ایجنسی لینا چاہتے ہوں ان کے لئے مناسب شرائط پر طے کرا دوں گا۔

اگر ایک ایک شہر کی الگ الگ لینا چاہیں۔ وہ بھی نقد قیمت پر خرید کر سیل کر سکتے ہیں: والسلام

ملنے کا پتہ:- سید عابد حسین گیلانی۔ معرفت سید وجیہہ احمد شاہ صاحب احمدی پنشنر

(محلہ صوفیاں۔ لودھیانہ)

احراری شرارت

ایک معصوم احمدی بچے کی لاش پر "احراری" سورماؤں کی یورش

پہاڑ توڑ۔ قلعہ شکن۔ لیلائے آزادی کے پورن بھگت پجاری۔ غلامی کی آہنی زنجیروں کو دانت سے چبا ڈالنے والے۔ دیو سروپ "احرار" کی شجاعت کے کارنامے چشم بد دور اب تو ہیبت و جبروت کی قبر پر لات مار کر بلندی کے اس مقام پر پہونچ چکے ہیں۔ جس کا اندازہ منکر آدم کے ابا جان کے مان کی بات بھی نہیں رہی۔ سر فضل حسین مرحوم۔ بلا مبالغہ احرار کے جنم داتا۔ مولانا ظفر علی خان۔ مولویان ہند و بیرون ہند کے اَن داتا! اعلیٰ حضرت حضور نظام۔ علامہ عنایت اللہ مشرقی اور بیسیوں چوٹی کے علماء اور پیروں کی ان پر خوردہ داروں نے وہ ننگ انسانیت توہین و تذلیل کی ہے کہ الٰہی توبہ۔ والیان ہند کی شان میں واشگافی۔ لیڈران "اتحاد ملت" کی زبانی اور دستی تواضع۔ مولانا سید حبیب پر بہتان وافتراء۔ کم تعداد احمدیوں پر انسانیت سوز اور جگر خراش حملے۔ "طائفہ احرار" کا یہ ادعائیہ وظیفہ بزعم خود سعادت دارین حاصل کر چکا ہے۔

ان تاریخی اور لرزہ خیز معرکہ آرائیوں سے "احرار" پھولے نہیں سماتے۔ باہمی جوتم پیزار داڑھی نچوّل اور شلوار پھاڑ مظاہروں نے برادران وطن کی نظروں میں مسلمانوں کو خوار کر دیا۔ قومی شیرازہ تار تار ہو گیا۔ سارے ہندوستان میں بین المسلمین خانہ بربادی کی آگ سلگ رہی ہے۔ مسلمان ندامت و شرمندگی سے سر جھکائے ہے۔ اور اس پر سکتہ طاری ہے۔ اس کا قومی اور مذہبی وقار فنا ہو گیا۔ لیکن "احراری" سرپھروں کو چاندی کی دیوی نے اپنا پجاری بنا رکھا ہے۔ ان عاقبت فراموشوں کو خدا کا خوف تو بڑی چیز ہے اوس کی مخلوق سے بھی شرم نہیں آتی۔ پنجاب کے مسلمانوں کی ابتری کا حال سنکر ہی ہم پانی پانی ہو رہے تھے۔ کہ اس تباہ کن سیلاب کا رُخ یو۔ پی کی طرف دیکھ کر ہاتھوں دل اچھلنے لگا ناگاہ "شیر پنجاب" اور بخارے کے دراب شاہ مولانا بخاری نے شاہ جہان پور میں ورود فرمایا۔ اب کیا تھا۔ آپ کی آتش زبانی اور انشقاقی ہتھکنڈوں نے وہاں کی پرسکون فضا میں "گو بیک" "احرار مردہ باد" سیاہ جھنڈیوں اور کچھ آؤ بھگتی مظاہروں نے وہ اودھم مچایا۔ کہ خدا کی پناہ۔ وہاں سے جلالت مآب ہماری ریشمی بستی لکھنؤ میں براجمان ہوئے۔ اہل لکھنؤ نے اپنی مٹی ہوئی نوابی شان کی لاج رکھ لی۔ یہاں کی بے نظیر خاطر و مدارات اور نادیدہ دستر خوانوں نے مولانا کو چوندھیا دیا۔ اور ان شاہانہ لوباس کے بھولے اولعزموں کو دن دہاڑے خوب اچھی طرح لوٹا۔ شاہ جہان پور سے صرف لکھنؤ تک کا ریل کا کرایہ ایک وضعی شہر کی مماثلت کے ساتھ مبلغ پچھتر روپیہ وصول کیا دودھ۔ انڈے۔ لسی۔ پان سگریٹ۔ اور کرایہ "تانگہ بتلاش موٹر" وغیرہ صرفے کی تفصیل تو آپ نے اخبار "ہمدم" میں پڑھی ہوگی۔

اب مسلمانان لکھنؤ کی فیاضی کا صلہ ملاحظہ ہو۔ پنجاب سے دھتکارے ہوئے اوستادوں کے اوستاد۔ چھوٹے مولوی صاحب چندہ وصول کرنے میں جس قدر کامیاب واقع ہوئے ہیں۔ وہ تو ظاہر ہی ہے۔ پرانی چال کے مولویوں کی طرح محض خدا کے نام پر مانگنے کے پرانے ڈھنگ سے آپ کو کیا نسبت۔ آپ نے لکھنؤ میں ایک نیا محاذ قائم کیا اور مدح صحابہ کی برائے نام چنگاری سے مسلمانوں میں بے پناہ خانہ جنگی برپا کر کے چلتے بنے

اس ہنگامی انتشار کو لکھنؤ کی ذمہ دار انجمنوں نے خدا خدا کر کے روکا اور من چلے مسلمانوں کو بمشکل سمجھایا۔ کہ قانونی نافرمانی کر کے گورنمنٹ سے ٹکراؤ اچھا نہیں ہے۔ اور آئینی چارہ جوئی کی تجویز نے سکون پیدا کر دیا۔ لیکن افسوس احرار نے اس مثبت اور نتیجہ خیز جدّ و جہد کو "ڈھونگ" "بزدلی" اور "غلامانہ ذہنیت" کہہ کر کچھ ناعاقبت اندیش اور من چلے مسلمانوں کو "قانون شکنی" پر آمادہ کر ہی لیا۔ بڑے زور شور کے لیکچر ہوئے۔ ٹیلے کی مسجد سے ہر جمعہ کو دس پندرہ مسلمان سر پر کفن باندھ کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نکلتے اور تکبیر کے فلک بوس نعروں میں جھومتے ہوئے گرفتار ہوگئے۔ یہ وقتی اور ہنگامی معرکہ آرائی بظاہر بڑی دیدہ زیب معلوم ہوئی۔ اور گویا مسلمانوں کی اس مختصر سی ٹولی نے پالا مار لیا۔ اور ان کی بہادری کی دھاک بیٹھ گئی۔ لیکن جیسا کہ دور بین نگاہیں فیصلہ کر چکی تھیں۔ آخر وہی ہوا۔ ابھی مقدمات شروع بھی نہ ہوئے تھے۔ کہ معافیاں شروع ہو گئیں اس جگ ہنسائی نے مسلمانوں کی رہی سہی ناک بھی کٹوا دی ہندو اخبارات اٹھا کر پڑھیئے تو سوائے شرم سے آنکھیں نیچی کر لینے کے اور کوئی چارہ نظر نہیں آتا۔ مسلمانوں میں فوری جوش اور لفاظی کے سوا اگر ایثار اور قربانی کا مادہ ہی ہوتا۔ تو پھر یہ بُرے دن دیکھنے نصیب ہی کیوں ہوتے۔

ان سرسری واقعات کے علاوہ رستم زمان اور رشید ایمان اسلام "احرار" کی سب سے بڑی بہت پر شوکت۔ نہایت عظیم الشان۔ اخلاق اسلامی کا مرقع اور روحانیت کا نچوڑ ایک اور معرکہ آرائی ملاحظہ ہو۔ امرت سر میں ایک نو وارد احمدی مسافر کا ایک یک سالہ معصوم بچہ فوت ہو گیا غمزدہ باپ اپنے لخت جگر کو سپرد خاک کرنے کے لئے قبرستان لے گیا۔ ادھر احراری جاسوسوں نے یہ سب سے بڑی اور واحد ذریعہ نجات مہم فتح کرنے کے لئے کم و بیش پانچ ہزار دیو سروپ احرار کا مسلح لشکر جوار جمع کرنے کا صور پھونک دیا۔ اب کیا تھا۔ ایک آن کی آن میں برق رفتار احراری مجاہد قبرستان میں حاضر ہو گئے۔ اور اس بے دست و پا مسافر پر ہلہ بول دیا۔ سپہ سالار احرار نے غمزدہ احمدی باپ کو مخاطب کر کے پر جلال لہجہ میں حکم دیا۔ "خبردار! جو اس بچے کو یہاں دفن کیا۔" (نعوذ باللہ خاک بدہنش) "ہم اس مضغۂ نجاست سے اپنے اعزاء و اقرباء کو پلید نہیں کرنے دینگے۔ کٹ جائیں گے۔ مر جائیں گے۔ اور اسی قبرستان میں ابھی ابھی زندہ دفن ہو جائیں گے۔ لیکن اپنے مطہر اجسام کو دیدہ دانستہ نجاست اور پلیدی سے ہرگز ہرگز ہم کنار نہ ہونے دینگے۔" پاک سیرت معصوم احمدی باپ نے متانت۔ سنجیدگی اور انتہائی الحاح سے جواب دیا کہ "بھائیو! اس معصوم نے تمہارا کیا بگاڑا ہے اپنی سفاکانہ مذہبی دیوانگی کا شکار مجھے بنا لو میت کا تو اسلام نے بہت احترام سکھلایا ہے۔ پھر یہ تو ایک دلفگار کی معصوم میت ہے۔ اس ستم ظریفی کی بھی کوئی انتہا ہے۔ یہ خانہ ساز معیار نجاست کیسا؟ کیا ہمیں آپ کا عقیدہ معلوم نہیں؟ تمہارے نزدیک تو غلامی کی نجاست سے زیادہ پر تعفن غلیظ اور دماغی اعصاب کے پرخچے اڑا دینے والی اور کوئی پلیدی نہیں۔ یہ نجس زمین ہندوستان دارالحرب ہے۔ جس پر بقول تمہارے ایک "نجس اور بے دین حکومت مسلط ہے"۔ اس نجس اور پلید سے پلید تر نہایت متعفن زمین میں جس میں غلامی کی نجاست" کے کیڑے بلبلا رہے ہیں۔ اس ایمان سوز زمین میں تو آپ نے اپنے اقرباء کو سپرد خاک کرنا گوارا کر لیا۔ لیکن ایک معصوم اور حدود معصیت سے متفق علیہ آزاد میت کے ساتھ یہ ہولناک سلوک؟ ہائے آپ ایک مامور کی دشمنی میں اپنے اصول و عقائد بھی فراموش کر بیٹھے۔ پھر آپ کی مطہر میتوں میں اگر ایسی زبردست قوۃ جاذبہ موجود ہے۔ اور باوجود مجسمہ طہارت ہونے کے بقول تمہارے وہ (نعوذ باللہ) اس معصوم کے اثر سے ایک بین بعد و فصل کی موجودگی میں لعل گیر ہو سکتی ہیں۔ تو پھر کچھ ذرا زیادہ فاصلہ سے یہ قوۃ جاذبہ اپنا کام نہیں کر سکتی؟"

دلائل۔ الحاح و زاری۔ اور جذبات انسانیت کا ان قصائی فطرۃ سنگدلوں پر کیا اثر ہوتا۔ ایک نہ مانی اور ماش کے آٹے کی طرح اکڑتے ہی رہے۔ آخر اس ستم رسیدہ اور واقعہ کربلا کے عملی شاہد احمدی باپ نے اپنے سینے پر پتھر رکھ کر اپنے لخت جگر کو مشیت الٰہی پر چھوڑ دینے کا فیصلہ کر کے اپنے دل کی ٹھنڈک کو ان ظالموں کے جور و ستم کے حوالہ کر دیا۔ اتنے میں پولیس آ گئی۔ اور اس کے برائے نام اور نہایت معمولی لاٹھی چارج سے جرار لشکر احرار سر پر پاؤں رکھ کر ایسا فرار ہوا۔ جیسے لاحول سے شیطان۔

احراری بزدل آزماؤں کو نہ اقرباء کی پلیدی کا خیال رہا نہ نجاست اور پاکیزگی کا وہم۔ اپنی شریعت کا اتنا بڑا اٹل حکم جو عین مذہب ہونے کے علاوہ ان کے اقرباء کی پاکیزگی کے تحفظ کا واحد ذریعہ بھی تھا۔ ایسے عظیم الشان امر الٰہی کو ایک سبکدوش ولایت کی طرح اس ڈھٹائی سے فراموش کر گئے۔ کہ خدا کی پناہ۔ ان کے اقرباء بقول خود نعوذ باللہ اوس مضغۂ نجاست کے مس سے تمام کے تمام نجس ہو گئے۔ پلیدی نے ان بچاروں پر پورا قبضہ کر لیا۔ یہ طاہر و مطہر ہستیاں اپنے ان سورماؤں پر خوردار اور بھائی بندوں کی کس مپرسی پر نوحہ کناں ہیں! اغیار ہنس رہے ہیں۔ لیکن کیا مجال کہ ان مونچھ برداشتہ احراریوں کے ماتھے پر شکن تو آ جائے۔ بہادران احرار نے تو جو کرنا تھا کر چکے اوس مرحوم احمدی کی میت کے ساتھ احرار نے جو بربریت برتی اس کا ہمیں اتنا افسوس نہیں۔ البتہ ہم اس شرم کے مارے ڈوبے جا رہے ہیں۔ کہ ان بدنام کنندگان اسلام کی انسانیت سوز حرکات سے ہندوؤں کی نظروں میں اسلام بدنام ہو رہا ہے۔ ہندو اخبارات احرار کی کرتوتوں پر جو محجوب کر دینے والے مضامین اسلام کے خلاف لکھ رہے ہیں۔ ان کے ازالہ کی بھی ہم ہی کو فکر ہے۔ ہزاروں اچھوت جو اسلامی رواداری کی وجہ سے مسلمان ہونے کے لئے تیار تھے۔ ہندو اخبارات نے ان کے سامنے الم ناک منظر پیش کر کے انہیں اسلام سے کوسوں دور کر دیا۔ دیکھئے احرار کی "اسلامی خدمات" کے کارنامے اور کیا رنگ لاتے ہیں۔

(ابو مظفر سید ارشد احمدی لکھنوی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی مشن!

سیلاب کی تباہ کاریاں!

انّی انا الصاعقۃ، (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

خدا تعالیٰ کے مرسل جب دنیا میں مبعوث ہوتے ہیں۔ تو کچھ عرصہ ان کی امتیں ان کی مطیع اور فرمانبردار رہتی ہیں۔ اور ان کے احکام و شرائع پر عمل پیرا لیکن چونکہ انسانی قوتِ حافظہ از حد ضعیف و ناقص ہے اس لئے کچھ ہی عرصہ بعد کرب و اضطراب کی گھڑیوں کو فراموش کر کے وہ ہوائے ہوس کی خاطر انبیاء کی لائی ہوئی تعلیم و تشریع کو نظر انداز کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ بکلی بندگانِ خدا ہونیکی بجائے بندگانِ نفس بن جاتے ہیں۔ وہ ہوائے نفس کی تکمیل کے لئے خدا تعالیٰ اور اس کے احکام کو درخورِ اعتناء نہیں سمجھتے۔ عواقب سے یکسر غافل ہو کر وہ عیش و عشرت کے درپے ہو جاتے ہیں۔ پھر انہیں نہ شرم و حیاء سے کچھ علاقہ ہوتا ہے اور نہ ہی انسانی شرافت سے۔ وہ انبیاء علیہم السلام کی بے لوث زندگیوں پر نکتہ چینی اور خدا کے نیک بندوں کو ستانا شروع کر دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ ان کی کوئی بھی چیز ان کی دستبرد سے محفوظ نہیں رہتی۔ ان کی عزتوں پر حملے کرتے ہیں ان کی جان اور مال خطرہ میں ڈال دیتے ہیں۔ مستورات کی حرمت ان کے قلوب سے محو ہو جاتی ہے۔ وہ کمر ظلم کس لیتے ہیں۔ اور کبر و غرور کے اوصافِ ذمیمہ سے متصف ہو کر طاقت و جبروت کے گھمنڈ پر کمسن بچوں تک پر بے انتہاء ظلم روا رکھتے ہیں۔ ایسے اخلاق باختہ اشخاص ایسی حیا سوز حرکات کے مرتکب ہوتے ہیں۔ کہ الامان۔ فطرت انسانی ان کے سننے کی تاب نہیں لا سکتی۔ وہ معصیت و عصیان۔ بے دینی و الحاد کے اتھاہ سمندر میں بہے چلے جاتے ہیں۔ کہ یکا یک برتر و توانا خدا کا ہاں اس خدا کا قہر جوش میں آتا ہے۔ جس کے حضور کائنات پر پشہ جتنی بھی وقعت نہیں رکھتی۔ اور جس کے فرمان کی ایک صدا عالم دنیا کو زیر و زبر تہ و بالا کر دینے کے لئے کافی ہے۔ وہ خدا اگر چاہے۔ تو اس ننگ انسانیت بدکردار ظالم قوم کو ایک لمحہ میں صفحہ ہستی سے نابود کر دے۔ لیکن رحمتی وسعت کل شیئ کے مطابق اسکی صفت رحم سدراہ ہوتی ہے۔ تب خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ما کنا معذبین حتےٰ نبعث رسولاً بے شک یہ قوم ظلم و ستم اور بداعمالی کی وجہ سے ہر سزا کی مستحق ہے۔ لیکن میری رحمت اسے گوارا نہیں کرتی۔ کہ میں اسے تباہ کر دوں۔ جب تک کہ اس کے لئے میں ہدایت کا ایک اور موقع بہم نہ پہنچاؤں۔ تا وہ جو اس میں سعید الفطرت ہیں۔ اور جن کے نفوس میں ذرہ بھر بھی میرا خوف ہے۔ اور جو اس وقت گم کردہ راہ ہیں۔ پھر میری طرف رجوع کریں۔ وہ رحیم خدا پھر ایک نبی مبعوث کرتا ہے۔ جو گمراہ لوگوں کے لئے راہنما بن کے ظاہر ہوتا ہے۔ اور انہیں ان عذابوں سے ڈراتا ہے۔ جو ان کی بداعمالی کے پیش نظر ان کے لئے مقدر ہو چکے ہیں۔ وہ لوگوں کو خدا کی راہ کی طرف بلاتا ہے۔ کہ اس کے عذابوں سے بچنے کے لئے فقط یہی ایک طریق ہے۔ ان میں سے کچھ تو سعادتِ فطری کے باعث اپنی غلطی و گمراہی کا اعتراف کر کے نبی کے گرد جمع ہو جاتے ہیں اور اس طرح عذاب الٰہی سے بچ جاتے ہیں۔ جو مکافات عمل کے طور پر ان کے لئے تجویز کیا گیا تھا۔ لیکن کچھ لھو و لعب اور عیش و عشرت میں اس قدر منہمک ہوتے ہیں۔ کہ نبی کی اس صدا پر کان دھرنے کی بھی انہیں فرصت نہیں ہوتی۔ اور جو ہو تو بھی تو اس بے کس و بے بس انسان کی آواز ان کے لئے جاذب توجہ ہو تو کیونکر۔ وہ اسے استہزاء کی نظر کرتے ہوئے پھر مشغلِ محبوب میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ تب خدا کی قہری تجلی پوری شان سے جلوہ فرما ہوتی ہے۔ اور خدا جیسا کہ خود ہی فرماتا ہے۔ فکلاً اخذنا بذنبہ فمنھم من ارسلنا علیہ حاصبًا۔ ومنھم من اخذتہ الصیحۃ ومنھم من خسفنا بہ الارض ومنھم من اغرقنا۔ وما کان اللہ لیظلمھم ولکن کانوا انفسھم یظلمون (سورۂ عنکبوت)

فسق و فجور اور ان کی بداعمالی کی وجہ سے بعض کو تیز و تند ہوا کے عذاب میں مبتلاء کر دیتا ہے۔ جو انہیں جھلس دے۔ اور خس و خاشاک کی طرح اڑا دے۔ ان میں سے بعض کو زلازل کے ذریعہ زمین میں دھسا دیتا ہے۔ یا انہیں ذلت و ادبار کے گڑھوں میں دھکیل دیتا ہے۔ اور بعض کو اتھاہ سمندروں میں غرق کر دیتا ہے۔ یہ سب کچھ ان بدکرداروں کی بداعمالی اور ظلم کا نتیجہ ہوتا ہے۔ ورنہ خدا تو کسی پر ظلم روا نہیں رکھتا۔

ابنائے آدم کی بدکرداری کی وجہ سے اس زمانہ میں بھی خدا کا قہر جوش میں آیا۔ تب اس نے اپنی سنت کے مطابق ایک نبی مبعوث کیا۔ جس نے لوگوں کو خدا کی راہ کی طرف بلایا۔ کچھ ان میں سے ایسے تھے۔ جنہوں نے نبی کی اس صدا پر لبیک کہا۔ اور ہر ممکن قربانی کر کے اس کے حضور آ پہونچے۔ لیکن بہت ہیں جنہوں نے نبی کی اس صدا پر کان نہ دھرا۔ تب اختار اللہ لھذا الزمان لتنبیہ الغافلین نوعًا من العذاب وھو ما یخرج من السماء لا یخرج من التراب۔ فالقی الرعب فی القلوب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرة بالطاعون المقصص البتّار۔ وطورا بزلازل سجدت لها جدران الديار واخرىٰ بطوفان ناري المشقّت به الجبال وارتجت به البحار۔ وانه فی تغيظٍ ورمنير (مواہب الرحمٰن) اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے غافلوں کو بیدار کرنے کے لئے ایک قسم کا عذاب چنا۔ جو آسمانی تھا نہ کہ سیفی۔ کبھی اللہ نے گردن شکن تباہ کن طاعون سے دلوں کو مرعوب کیا۔ تو کبھی زلازل سے۔ جن کی وجہ سے پہاڑ اور کوٹہ کی خلک بوس عمارات کھنڈرات کے ڈھیر بن کر رہ گئیں پھر کبھی خدا نے ہند و بیرون ہند میں آتش فشاں پہاڑوں سے آگ کی بارش کی۔ اور کبھی شدت باران کے باعث سمندروں میں ہیجان و طوفان پیدا کر دیئے کیونکہ وہ کمزور و ناتوان انسانوں کی سرکشی اور اعراض کی وجہ سے ان سے سخت ناراض ہے۔ خدا تعالےٰ نے اس نبی۔ مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا۔ کہ بیدی ملک الرحمان یشفی

انی اتی امر اللہ۔ فلا تستعجلوہ بشارة تلقاها النبیون (تذکرہ ۴۲۵) اللہ تعالیٰ تیری صداقت و تائید کے لئے خلاف معمول عظیم الشان نشان دکھائیگا

شدت باراں کی طرف اشارہ ہے۔ ہاں اس سے وہ فسے بھی مراد ہے۔ جس کا الہام مندرجہ بالا میں ذکر ہے اس کے ذریعہ حق و باطل میں امتیاز ہوگا۔ اور جو دشمنوں کے لئے ذلت و تباہی کا باعث ہوئی۔ اور نبی کے لئے بشارت ماضئ قریب میں اطراف ہند نے دو عظیم الشان قہری نشان دیکھے۔ جو انہیں خواب غفلت سے بیدار کرنے کی غرض سے ظاہر ہوئے بہار اور کوئٹہ کے یہہ زلازل عدیم النظیر ہیں جن کی تباہ کاری قلوب میں قادر و توانا خدا کی یاد تازہ کر دیتی ہے۔ ان کے نتیجے میں سعید روحیں خدا کی طرف لپکیں۔ لیکن بہت ہیں جنھوں نے لھو و لعب چھوڑنا پھر بھی گوارا نہ کیا۔ تب خدا نے اضلاع متحدہ میں ایک اور نشان دکھانے کا فیصلہ کیا۔ جس کی اطلاع ہمیں اخبارات کے ذریعہ پہنچ رہی ہے۔ کہ گورکھپور میں بنیس اور گاؤں زیر آب ہو گئے۔ اس وقت تک کل گاؤں جو زیر آب ہو چکے ہیں۔ الاکھ تو ابھی تباہی ہونگے تاہم اپنی گذرگاہ میں بربادی و تباہی پیدا کر رہا ہے

جس کی وجہ سے دشمن خائب و خاسر ہو کر ذلیل و تباہ ہونگے اور تو کامیاب ہوگا۔ پھر خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ انی

اصلاح اعمال

قرض (۲)

یا ایّها الّذین امنوا اذا تداینتم بدینٍ الیٰ اجلٍ مسمّی فاکتبوہ ولیکتب بینکم کاتب بالعدل ولا یأب کاتب ان یکتب کما علمه الله فلیکتب۔ ولیملل الذی علیه الحق ولیتّق الله ربه۔ ولا یبخس منه شیئًا فان کان الذی علیه الحق سفیهًا او ضعیفًا او لا یستطیع ان یمّل هو فلیملل ولیّه بالعدل۔ واستشهدوا شهیدین من رجالکم فان لم یکونا رجلین فرجل وامرأتان ممّن ترضون من الشهداء ان تضلّ احداٰهما فتذکر احداٰهما الاخریٰ ولا یأب الشهداء اذا ما دعوا۔ ولا تسئموا ان تکتبوہ صغیرًا او کبیرًا الیٰ اجله۔ ذالکم اقسط عند الله واقوم للشهادة وادنیٰ الّا ترتابوا الّا ان تکون تجارةً حاضرةً تدیرونها بینکم فلیس علیکم جناح الّا تکتبوها۔ واشهدوا اذا تبایعتم ولا یضارّ کاتب ولا شهیدٌ وان تفعلوا فانّه فسوق بکم۔ واتّقوا الله ویعلّمکم الله والله بکل شیءٍ علیم۔ وان کنتم علیٰ سفرٍ ولم تجدوا کاتبًا فرهٰن مقبوضة فان امن بعضکم بعضًا فلیؤدّ الذی اؤتمن امانته ولیتّق الله ربه۔ ولا تکتموا الشهادة ومن یکتمها فانه اثم قلبه۔ والله بما تعملون علیم (البقرہ ع ۳۸)

آیات مندرجہ سے ذیل کے احکام مستنبط ہوتے ہیں۔

(۱) وہ شخص جس نے قرضہ لیا ہے۔ دو گواہوں کی موجودگی میں قانونِ عدالت کے مطابق رجسٹری کرا دے۔ اسمیں یہ امر بھی مذکور ہو۔ کہ فلاں وقت میں یہ روپیہ ادا کر دوں گا۔ اگر دو مرد گواہ نہ مل سکیں۔ تو ایک مرد اور دو عورتیں گواہی کیلئے کافی ہونگی۔ (۲) بیوقوف یا ایسا شخص جو لکھوا نہ سکے۔ اس کی بجائے اس کا ولی لکھوائے۔ (۳) گواہ شہادت دینے سے نہ گھبرائیں۔ (۴) رقم خواہ کتنی ہی قلیل ہو لکھ لینا چاہیئے۔ (۵) اگر آپس میں لین دین ہو۔ تو پھر لکھنا ضروری نہیں۔ لیکن بہتر ہے کہ لکھ لیا جائے۔ (۶) گواہوں اور کاتبوں کو مناسب اجرت دینا چاہیئے۔ (۷) جس کے پاس امانت رکھی جائے اسے چاہیئے کہ امانت ادا کرے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ دولتمند کا ادائے قرض و امانت میں دیر کرنا ظلم ہے۔

آقائی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ بعض لوگ ہماری جماعت میں بھی بہت کم توجہ کرتے ہیں اپنے قرضوں کو ادا کرنے میں۔ یہ عدل کے خلاف ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایسے لوگوں کی نماز نہ پڑھتے تھے۔ پس تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے۔ کہ قرضوں کو ادا کرنے میں سستی نہیں کرنا چاہیئے۔ اور ہر قسم کی خیانت اور بے ایمانی سے دور بھاگنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ امر الٰہی کے خلاف ہے۔ (الحکم ۲۴ر جنوری ۱۹۰۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضلع بستی میں دریائے بند میں شگاف ہو گئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ پانی بڑے زور سے ارد گرد کے ۴۸ دیہات میں پھر گیا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ کئی اشخاص ہلاک ہوئے۔ اور جائداد کو بھی کافی نقصان پہنچا۔ بعد کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ ضلع گورکھپور کے اندرونی علاقہ میں ۲۵۴ گاؤں بہ گئے ہیں۔ متعدد اشخاص اور مویشی ہلاک ہو گئے ہیں۔" دریائے رام گنگا میں سیلاب کی وجہ سے ۵۰ گاؤں تباہ ہو گئے۔ لکھنؤ کو پھر سیلاب کا خطرہ درپیش ہے۔ گومتی چڑھ رہا ہے۔ پیلی بھیت سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں چوبیس گھنٹہ میں پانچ انچ بارش ہو چکی ہے۔ دریائے گوگرا کی سطح روزانہ ایک فٹ بلند ہو رہی ہے۔ اور اس کا پانی راپتی اور گنڈنگ کے ساتھ مل گیا ہے۔ درمیانی علاقے کے تمام گاؤں زیر آب ہیں۔ برہم پترا میں بتدریج طغیانی آ رہی ہے۔ تین روز سے مسلسل بارش ہو رہی ہے۔ متعدد دیہات زیر آب ہو گئے ہیں۔ سیلاب سے دھان کی فصلوں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ ان سیلابوں کا تقریباً ۲ ہزار دیہات پر برا اثر پڑا ہے۔ دو لاکھ کے قریب نفوس سیلاب کے باعث انتہائی مصائب سے دوچار ہیں۔ کسان فاقہ کشی کر رہے ہیں۔ سڑکوں پر پانی کھڑا ہے۔

خدا تعالیٰ کی سنت قدیمہ۔ الہامات حضرت مسیح موعودؑ اور بعد کے پیش آمدہ واقعات وحقائق کے پیش نظر ہم اضلاع متحدہ کے رہنے والوں سے بالخصوص اور اہل زمانہ سے بالعموم گذارش کرینگے۔ کہ حالات زمانہ پر غور و فکر کریں۔ کہ کیا یہ وقائع بالبداہت کسی نبی و مرسل کی آمد کی طرف اشارہ نہیں کر رہے؟ پھر کیوں تم خدا کے غضب کے مورد بن رہے ہو۔ اور اپنی عاقبت کے خیال سے غافل ہو۔ توبہ کرو۔ اور راہ ہدیٰ پر گامزن ہو جاؤ۔ تا تم اس عذاب الٰہی سے بچ جاؤ۔ جو بدکرداروں کے لئے مقدر ہو چکا ہے ؛

معخ

مسلمانوں کو احمق بنانے والے لیڈر

مولوی ثناء اللہ امرتسری اہلحدیث مورخہ ۷ اگست میں "الیکشن ہائے الیکشن" کی سرخی سے مسلمانوں کا نوحہ کرتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ ؎

"الٰہی ممبری پر تازہ آفت اور آئی ہے
الیکشن ہونیوالا ہے دُہائی ہے دہائی ہے

خدا جانے ہمارے ملک پنجاب میں زیادہ احساس ہے یا سارے ہندوستان میں یہی حال ہے۔ پنجاب اسمبلی کا انتخاب کہیں جنوری ۳۷ء میں ہو گا۔ مگر تیاریاں ابھی سے زور و شور کے ساتھ ہو رہی ہیں۔ امیدواران شہروں۔ قصبوں اور دیہات میں دورے کر رہے ہیں۔ اپنے اپنے مرکز بنا رہے ہیں۔ یہاں تک تو کوئی عیب کی بات نہیں۔ البتہ اس تگ و دو میں باہمی تفریق پیدا کرنا اور مخالف فریق کی توہین کرنا کسی طرح پسندیدہ نہیں۔ ہر فریق جو اپنی اغراض کے لئے جلسہ کرتا ہے۔ دوسرا اس میں خلل ڈالتا ہے۔ ایک معزز رکن سے کسی نے شکایت کی۔ اس نے جواب میں کہا کوئی حرج نہیں۔ حمام میں سب ننگے ہوتے ہیں۔"

ایسے اصحاب الاغراض کو شاید محسوس نہ ہوتا ہو۔ لیکن جو لوگ غیر جانب دار ہیں۔ ان کی رائے ہے کہ اس الیکشن کی وجہ سے جو کچھ تقریر و تحریر کے ذریعہ سے ہو رہا ہے ننگ اسلام ہی نہیں۔ بلکہ ننگ انسانیت ہے۔ کاش یہ لوگ زبانی تقریروں میں ردو قدح اور توہین پر قناعت کرتے۔ لیکن تحریری ریکارڈ نہ بھرتے کیونکہ یہ ریکارڈ آئندہ نسلوں کے لئے مشعل راہ ہو کر موجب گمراہی ہو گا۔ اس کی سند پر وہ بھی ایسا ہی کرینگے۔ اور دلیل پیش کرینگے۔ کہ ہمارے سلف بھی ایسے ہی تھے۔ پھر ہم کیوں نہ ایسا کام کریں۔ اس لئے ایسا طرز عمل اختیار کرنے والے سن رکھیں۔ کہ حدیث شریف میں ارشاد ہے جو کوئی بُری رسم نکالے اس پر عمل کرنے والوں کے افعال کے برابر گناہ ہوتا ہے۔

افسوس ہے

ہم غیر مسلموں کی نوک جھونک سے بھی اثر قبول نہیں کرتے۔ لاہور کے ہندو اخبار پرتاپ نے ایک دفعہ ایک چبھتا ہوا فقرہ لکھا تھا۔ کہ مسلمانوں میں اب کوئی صحیح دماغ والا لیڈر نہیں رہا۔

آج مسلمانوں کے جتنے لیڈر ہیں۔ سب باہمی جنگ و جدل میں لگے ہوئے مسلمانوں کو احمق سمجھ رہے ہیں۔ اور انہیں احمق بنا کر ایک دوسرے کو لڑا رہے ہیں۔ آہ! ؎

"کون رہبر ہو سکے جب خضر بہکانے لگے"

عطاء اللہ بخاری ظفر علیخان ابوالکلام پر فتوے

اخبار الفقیہ امرتسر مورخہ ۷ اگست مندرجہ عنوان اصحاب کے متعلق ذیل کا فتویٰ صادر کرتا ہے۔

سوال ۔ عطاء اللہ شاہ بخاری غیر مقلد ہیں یا مقلد۔

جواب ۔ میں ان (عطاء اللہ شاہ بخاری) کے عقائد سے پوری طور پر واقف نہیں ہوں۔ لیکن یہ اچھی طرح مجھے معلوم ہے کہ اہل سنت والجماعت میں سے نہیں ہیں۔

سوال ۔ ظفر علی خان غیر مقلد ہیں یا مقلد۔

جواب ۔ عربی فارغ التحصیل نہیں ہیں۔ مسلمانوں کے ہمدرد۔ خلافت و کانگریس میں حصہ لینے والے سیاسی انگریزی دان شخص ہیں۔ مقلدیت و غیر مقلدیت سے انہیں کچھ بحث نہیں۔ آزادی کو پسند کرتے ہیں۔ جیسا دنیا کا رنگ دیکھتے ہیں۔ ویسا ہی کرتے ہیں۔

سوال ۔ مولانا ابوالکلام آزاد مقلد ہیں یا غیر مقلد۔

جواب ۔ وہ تو آزاد ہی ہیں۔ مذہب کی ضرورت کیا۔ اور تقلید و عدم تقلید کے مسئلہ سے بحث کیا۔

سوال ۔ مفتی کفایت اللہ دہلوی مقلد ہیں یا غیر مقلد

جواب ۔ دیوبندیوں کے ایک بڑے رکن ہیں۔ ۴

۴ **سوال** ۔ غیر مقلدین کا وعظ سننا جائز ہے یا ناجائز ؛ **جواب** ۔ عوام کو نہ سننا چاہیئے۔ کیونکہ وہ لوگ اپنے وعظ میں اہل سنت والجماعت کے عقائد کے خلاف بہت سی باتیں بیان